مقالہ

مملکت اسلامیہ پاکستان میں

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ و اعلی اللہ مراتبہ کے تلامذہ حدیث

یہ مقالہ ۱۵/اپریل ۲۰۱۲ء کو پاکستان
میں منعقد سیمینار میں پڑھا گیا
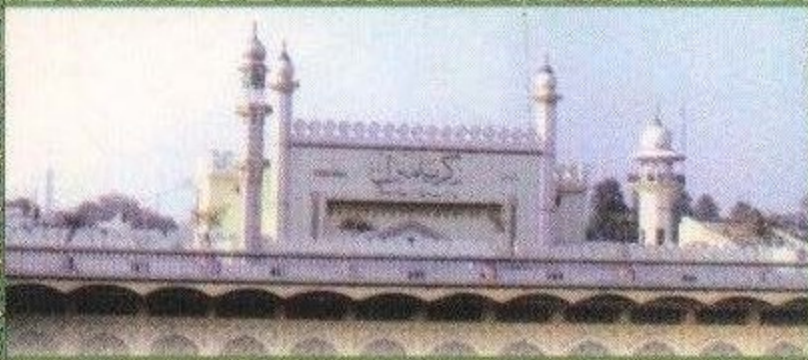
از قلم بندہ محمد شاہد غفرلہ سہارنپوری
جامعہ مظاہر علوم سہارنپور یوپی۔ ہند

ناشر
جامعہ دار العلوم زکریا
ترنول اسلام آباد پاکستان

مقالہ

مملکت اسلامیہ پاکستان میں

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ

کے

تلامذۂ حدیث

یہ مقالہ ۱۵/اپریل ۲۰۱۲ء میں پاکستان میں منعقدہ سیمینار میں پڑھا گیا۔

از قلم

بندہ محمد شاہد غفرلہ سہارنپوری

امین عام

جامعہ مظاہر علوم سہارنپور یوپی۔ ہند

ناشر

جامعہ دار العلوم زکریا۔ ترنول اسلام آباد۔ پاکستان

ایک اہم اور ضروری درخواست

اس مقالہ کے آخری حصہ میں پاکستان میں رہنے والے ان تمام مظاہری علماء کے اسماء گرامی مع ولدیت و وطنیت پیش کیے جا رہے ہیں جنہوں نے ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۶ء سے ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۶۰ء تک ہندوستان میں واقع شہرۂ آفاق علمی درسگاہ و دینی دانش گاہ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں شیخ المشائخ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنیؒ سے صحیح بخاری شریف پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

ناچیز مقالہ نگار کے پیش نظر بعون اللہ تعالیٰ ان مظاہری علماء کے حالات اور ان کی دینی و علمی خدمات کی ایک وسیع تاریخ بھی مرتب کرنا ہے اور الحمد للہ کہ اس سلسلہ میں بہت کچھ کام ہو چکا اور ابھی بہت کچھ باقی ہے۔

اس لئے گزارش ہے کہ اس پیش کردہ فہرست میں جن حضرات کے مکمل یا مختصر حالات دستیاب ہو سکتے ہوں ان کو نیچے دیئے ہوئے ای میل ایڈریس پر بھیج کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

نیز تحریک آزادئ ہند میں (مسلم لیگ، کانگریس، مجلس احرار اسلام اور جمعیۃ علمائے ہند وغیرہ سے وابستگی کی شکل میں اگر ان کی کچھ ملی و سیاسی خدمات ہیں تو اس کی بھی وضاحت فرما دیں۔

محمد شاہد غفرلہ

(ای میل ایڈریس)

Email Jamiamazahir @ gmail.com.
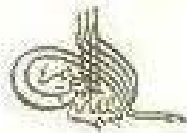
حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی

ایک مختصر و جامع تعارف

اس مقالہ میں حضرت شیخؒ کی حیات و خدمات اور آفاقیت پر جس قدر وسیع اور عمیق معلومات و اطلاعات پیش کی جا رہی ہیں ان کو اس سیمینار میں موجود علماء، مشائخ، اکابر نیز خواص و عوام یقیناً حیرت اور تعجب سے سنیں گے۔

سید محمد شاہد غفرلہ

عالم اسلام اور دنیائے انسانیت کی عظیم علمی و روحانی شخصیت حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱ر رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ/۲ر فروری ۱۸۹۸ء میں قصبہ کاندھلہ ضلع مظفر نگر یوپی انڈیا میں ہوئی۔

ابتدائی دینی و مذہبی تعلیم اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی اور چچا جان مولانا محمد الیاس کاندھلوی سے حاصل کی، ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء میں جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخل ہو کر اپنی دینی و مذہبی تعلیم مکمل کر کے ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء

میں سند فراغت پائی اور پھر اسی جامعہ مظاہر علوم میں یکم محرم الحرام ۱۳۳۵ھ/ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۱۶ء میں استاذ بنائے گئے اور چند سال بعد ہی آپ نے حدیث شریف کی بڑی کتابوں کا درس دینا شروع کر دیا۔

آپ کے پیر و مرشد حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی اپنے زمانے کے بڑے عالم دین اور تحریک آزادیٔ ہند کے زبردست مجاہد اور قائدین میں تھے، تحریک خلافت میں آپ نے نمایاں خدمات انجام دیں تحریک آزادیٔ ہند کے سلسلہ میں چلنے والی زبردست تحریک ریشمی رومال کے سلسلہ میں جس طرح شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کو گرفتار کر کے مالٹا بھیجا گیا ایسے ہی آپ کو بھی بمبئی پہنچنے پر گرفتار کر کے نینی تال جیل بھیجا گیا تھا، اور پھر آپ زندگی بھر حکومت انگریز کے غیر وفاداروں میں شامل رہے۔

چنانچہ آزادیٔ ہند کی تاریخ میں انگریز اعلیٰ جنیس افسران کی رپورٹ میں لکھے گئے یہ الفاظ آج تک محفوظ اور موجود چلے آرہے ہیں کہ!

''محمود حسن اور خلیل الرحمٰن (صحیح خلیل احمد) کے بارے میں یوپی سی، آئی، ڈی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان دونوں کو غیر وفادار سمجھا جاتا ہے۔[1]

یہ ہی وہ مولانا خلیل احمد ہیں جنہوں نے مولانا محمد زکریا کی علمی اور روحانی تربیت فرما کر ان کو عمدہ اخلاق، بہترین کردار اور اعلیٰ و روشن دماغ کی ایک سلجھی ہوئی شخصیت بنا کر خلافت اور اجازت عطا کی تاکہ مولانا محمد زکریا موصوف اپنے پیر و مرشد کے علمی و روحانی مشن اور مقصد کو آگے بڑھائیں اور پوری دنیا میں اس کو پھیلائیں۔

---

[1] تحریک ریشمی رومال بترتیب حضرت مولانا سید محمد میاں مرحوم مغفور ص: ۲۰۳

مولانا محمد زکریا موصوف نے اپنے پیر و مرشد مولانا خلیل احمد موصوف کی خواہش کے مطابق علمی اور روحانی دونوں لائنوں سے پوری دنیا میں اعلیٰ اقدار پر مشتمل روشن خدمات انجام دیں اور پوری دنیا میں ہندوستان کا نام بلند کیا۔

چنانچہ علمی لائن سے آپ نے پچپن (۵۵) سال تک جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں دینی و مذہبی تعلیم دے کر حدیث شریف کی کتاب سنن ابوداؤد شریف تیس (۳۰) مرتبہ اور صحیح بخاری شریف اکتالیس (۴۱) مرتبہ پڑھائی۔

اتنی طویل مدت تک حدیث شریف پڑھانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جہاں آپ کے شاگرد یا شاگردوں کے شاگرد آسمان علم و فضل کے روشن ستارے بن کر دنیا سے جہل کی تاریکی دور نہ کر رہے ہوں اور دنیائے انسانیت کو علم و عمل اور فہم و بصیرت کی روشنی تقسیم نہ کر رہے ہوں۔

آپ کا امتیازی وصف چونکہ خدمت حدیث شریف رہا ہے اس لئے آپ کے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تلامذہ بھی بطور خاص اسی مبارک و اشرف فن کی اشاعت و خدمت میں مشغول ہیں۔

اگر ایک طرف آپ کے نامور تلامذہ نے ہندوستان میں دیوبند، سہارنپور، دہلی، کانپور، ہردوئی، الہ آباد، لکھنؤ، مرادآباد، جونپور، بمبئی، کلکتہ، گجرات، بہار، بنگال، آسام، کیرالہ، انڈومان اور مزید ملکی جغرافیائی سطح سے آگے بڑھ کر پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش، برما، نیپال، انگلینڈ، امریکہ، افریقہ، زمبیا، کناڈا میں قدیم درس نظامی کی بنیادوں پر قائم علمی اداروں میں عالمانہ آداب و وقار کے ساتھ علمی جھنڈا بلند کئے رکھا تو دوسری جانب کتنی ہی ملی تنظیموں و تحریکوں، عصری تعلیم گاہوں اور جدید افکار و خیالات رکھنے والے سرکاری و غیر سرکاری اداروں و جامعات جیسے شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڈھ، دینی و تعلیمی کونسل لکھنؤ، دارالمصنفین اعظم گڈھ، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، جمعیۃ علماء ہند، مجلس دعوت الحق ہردوئی، جامعہ عثمانیہ

حیدرآباد، محکمہ امور مذہبی ریاست حیدرآباد، مدرسہ عالیہ کلکتہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، شعبۂ تاریخ ادبی سندھی بورڈ حیدرآباد پاکستان، معہد الاسلامی کراچی پاکستان، اسلامک فاؤنڈیشن ڈھاکہ بنگلہ دیش، وائس آف اسلامک پبلشنگ کمپنی رنگون برما، ادارہ تہذیب الاسلام مانڈلے رنگون برما، اسلامک ریلجس آفیرس کونسل برما، مرکزی رویت ہلال کمیٹی برما، جمعیۃ علماء برما، دار النشر العلمیہ جوہانس برگ افریقہ، ہیئۃ الدعوۃ والارشاد جامعہ ازہر قاہرہ مصر، لجنۃ التراث والتاریخ ابوظہبی امارات عربیہ متحدہ، المرکز الاسلامی ری یونین فرانس، رابطہ عالم اسلامی مکۃ المکرمہ سعودی عرب جیسے وقیع اور باوزن اداروں، تنظیموں اور تحریکوں میں بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے والے اور آپ سے علمی رشتہ استوار کرنے والے علماء وفضلاء دینی ومذہبی بیداری علم وحکمت کی آبیاری اور قرآن وسنت کی ضیاء پاشی وجلوہ ریزی میں مصروف ومشغول ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانان عالم کی دینی وملی رہنمائی اور سیاسی وفکری رہبری کا نازک اور اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

اس کے علاوہ دنیا کے مختلف ملکوں جیسے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، افریقہ، امریکہ، انگلینڈ، زمبیا، کناڈا میں آپ کے نام پر بڑے بڑے علمی ادارے اور جامعات قائم ہیں، جن میں ہزاروں طلبہ دینی ومذہبی علوم حاصل کررہے ہیں۔

آپ کی عند اللہ وعند الناس مقبولیت ومحبوبیت بلندئ اخلاق اور حُسن اخلاص کی بناء پر تمام ہی مدارس کے ارباب اہتمام وانتظام آپ سے اپنے اپنے مسائل ومعاملات میں مسلسل رجوع کرتے رہتے، خصوصاً ہندوستان میں موجود جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، دار العلوم دیوبند، ندوۃ العلماء لکھنؤ مدرسہ شاہی مرادآباد جیسے اداروں کے ذمہ دار ارکان وارباب انتظام آپ سے مسلسل رابطہ میں رہتے اور آپ سے اپنے معاملات ومسائل میں متواتر صلاح ومشورے لیتے اور آپ اپنی خداداد بصیرت کے مطابق ان کی پوری پوری رہنمائی اور راہبری فرماتے تھے۔

پروردگار عالم کی جانب سے آپ کو گہرے علم کے ساتھ ساتھ مضبوط اور پختہ قلم بھی دیا گیا تھا، چنانچہ آپ نے اپنے قلم کی طاقت سے دنیا بھر میں ایک صالح انقلاب برپا کر دیا اور اپنے قارئین کو اسلامی ومذہبی ذوق وشعور کی پختگی مرحمت فرمائی۔

آپ نے اپنی زندگی میں ایک سو تین (۱۰۳) کتابیں تصنیف کیں، جن میں لامع الدراری علیٰ جامع البخاری، الکوکب الدری علیٰ جامع الترمذی جزء حجۃ الوداع والعمرات، اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک، الابواب والتراجم للبخاری، التقریر الرفیع لمشکاۃ المصابیح وغیرہ اپنی خداداد مقبولیت وقبولیت کی بناء پر عالمی وبین الاقوامی سطح پر پہنچ چکی ہیں، مذکورہ بالا تالیفات میں صرف ایک ہی تالیف اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک کے درجنوں ایڈیشن ہندوستان وپاکستان، مصر، امارات عربیہ متحدہ، سعودی عرب اور لبنان سے وہاں کے جید علماء ومحدثین کی تحقیقات وتعلیقات کے بعد مسلسل شائع ہو رہی ہے۔ بقیہ کتابوں کا اشاعتی وطباعتی ریکارڈ اس سے بھی کہیں فزوں تر ہے۔ ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء

یہاں پہنچ کر یہ ناچیز مقالہ نگار اپنے قارئین کو یہ خوشخبری سنانا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ سعودی عرب میں موجود آپ کے تلامذہ کی ایک جماعت حال ہی میں صحیح بخاری شریف پر آپ کی تمام علمی وفنی تحقیقات کو اٹھائیس (۲۸) جلدوں میں مرتب کر کے الکنز المتواری فی معادن لامع الدراری وصحیح البخاری کے نام سے شائع کر چکی ہے، اور آج یہ کتاب عالم عرب کی بے حد مقبول اور پسندیدہ کتابوں میں شامل ہے۔

نامور علماء ومحدثین نے اس کتاب کو علم حدیث کی وقیع خدمت تسلیم کر کے اس پر اپنی تقریظات تحریر کیں، اور بہت سے علمی وتحقیقی مجلات میں اس پر وقیع تبصرے شائع ہوئے۔

یہ وقیع اور عظیم علمی کام حضرت شیخؒ کے تلمیذ خاص وخلیفہ باختصاص فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ حفظہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مکۃ المکرمہ سعودی عرب کی نگرانی اور توجہ سے پایۂ تکمیل کو پہونچا ہے۔

آپ کی تمام ایک سو تین (۱۰۳) تالیفات اپنے فن اور موضوع کے اعتبار سے اس طرح بھی شمار کی جاسکتی ہیں۔

علم تفسیر	پر	۲ کتابیں
علم حدیث	پر	۶۰ کتابیں
علم فقہ واصول فقہ	پر	۴ کتابیں
علم تاریخ وسیرت	پر	۲۲ کتابیں
علم تجوید وقرأت	پر	۲ کتابیں
علم نحو منطق واقلیدس	پر	۳ کتابیں
علم سلوک واحسان	پر	۳ کتابیں
دفاع اسلام	پر	۴ کتابیں
متفرق مضامین	پر	۳ کتابیں
کل میزان		۱۰۳ کتابیں

اس مجموعۂ تالیفات میں اب تک تقریباً (۴۰) کتابیں شائع ہو پائی ہیں۔

ان مطبوعات کے آج دنیا کی اکتیس (۳۱) زبانوں میں ترجمے منتقل ہو کر پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں، اسی طرح دنیا بھر کے انیس (۱۹) ممالک کے دوسو پندرہ (۲۱۵) ادارے اور پریس آپ کی عربی واردو تصنیفات وتالیفات کی طباعت واشاعت میں مصروف ہیں۔

ان انیس (۱۹) ممالک کے نام اور ان میں قائم یہ دوسو چھتیس (۲۳۶) ادارے اس طرح ہیں:

انڈیا	میں	۹۱۔ادارے
انڈونیشیا	میں	۲۔ادارے
امارات عربیہ	میں	۲۔ادارے
ایران	میں	۴۔ادارے
امریکہ	میں	۲۔ادارے
انگلینڈ	میں	۵۔ادارے
بنگلہ دیش	میں	۱۳۔ادارے
برما	میں	۴۔ادارے
پاکستان	میں	۷۹۔ادارے
پرتگال	میں	۱۔ادارہ
تھائی لینڈ	میں	۱۔ادارہ
جنوبی افریقہ	میں	۷۔ادارے
سعودی عرب	میں	۳۔ادارے
شام	میں	۲۔ادارے
فرانس	میں	۳۔ادارے
کینیا	میں	۱۔ادارہ
لبنان	میں	۵۔ادارے
ملیشیا	میں	۵۔ادارے
مصر	میں	۶۔ادارے

اسی طرح آج ہندوستان ، پاکستان ، بنگلہ دیش ، افغانستان ، ایران ، تاجکستان ، برما ، ازبکستان ، انڈونیشیا ، انگلینڈ ، افریقہ ، امریکہ ، کناڈا ، ترکی ، جاپان ، زمبیا ، فرانس ، سری لنکا ، فیلپائن ، کمبوڈیا ، کینیا ، ملیشیا ، پرتگال ، سعودی عرب ، مصر ، شام جیسے چھبیس (۲۶) ممالک کے ایک سو پینتالیس (۱۴۵) علماء اور دانشوران

آپ کی تصنیفات وتالیفات کی علمی خدمت وتحقیق اوران کو دیگر زبانوں میں تراجم کے ذریعہ منتقل کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔

آپ کے دائرۂ قلم کی وسعت وآفاقیت پر بطور شاہد عدل آپ کی خالص دعوتی واصلاحی کتاب ''فضائل اعمال'' ہے اور جو نو کتابوں فضائل قرآن، فضائل رمضان، فضائل تبلیغ، حکایات صحابہ، فضائل نماز، فضائل ذکر، فضائل حج، فضائل صدقات اور فضائل درود شریف کا مجموعہ ہے۔

اس کتاب کی گہرائی اور گیرائی کا یہ عالم ہے کہ ہندوستان وپاکستان کے اسّی (۸۰) سے زائد ادارے اور کتب خانے اس کے اردو ایڈیشن سالہاسال سے طبع کررہے ہیں، اوراب اہل دانش وبینش کا تاثر یہ ہے کہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی یہ کتاب قرآن شریف کے بعد دنیا بھر میں سب سے زیادہ پڑھی اور سنی جانے والی کتاب ہے، اور یقیناً دن ورات کے چوبیں گھنٹوں میں مشکل سے کوئی وقت ایسا گذرتا ہوگا جس میں دنیا کے کسی نہ کسی خطے میں اس کتاب کا مطالعہ، مذاکرہ یا قرأت وسماعت نہ ہورہی ہو۔

یہ کتاب اپنی تاثیر وافادیت، حلاوت وجاذبیت، نورانیت وروحانیت، زبان وبیان کی لطافت وسلاست دلنشیں تعبیر وتفہیم اور سب سے بڑھ کر اپنی خداداد قبولیت ومقبولیت کی بناء پر آج اس سطح پر پہنچ گئی ہے کہ مشرق ومغرب شمال وجنوب میں یہ دینی محاذ کی ایک شناخت اور پہچان بن گئی ہے، اور لاکھوں لاکھ بندگانِ خدا کی زندگیوں کو مادیت سے روحانیت اور بے دینی سے دین کی طرف لانے میں اس کتاب نے بڑا مضبوط اور گہرا کردار ادا کر کے دین ومذہب کی محبت وعقیدت دلوں میں اتار کر خالق ومخلوق اور عبد ومعبود کے درمیان رشتوں کو مضبوط ومستحکم کیا ہے۔

حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نے علمی وتحقیقی میدان کی طرح روحانی میدان میں بھی بڑے گہرے اور مضبوط نقوش قائم کیے ہیں، اس میدان میں آج بھی آپ کے ذریعہ اصلاح وتربیت پائے ہوئے سو سے زائد خلفاء پوری دنیا میں زبردست انسانی وتہذیبی خدمات انجام دے رہے ہیں اور بھولی بھٹکی انسانیت کو خدائے پاک کا نام بتلا کر ان کو معاشرہ کا ایک بہترین انسان بنانے کی فکر ومحنت میں لگے ہوئے ہیں۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ کے لیل ونہار اگر جلوت میں گذرتے تو درس وتدریس اور اصلاحِ نفوس میں صرف ہوتے اور اگر خلوت میں گذرتے تو اپنے مالک وخالق سے راز ونیاز اور امتِ محمدیہ مرحومہ کے لئے دعا اور آہ وزاری میں نکل جاتے تھے، گویا اس معاملہ میں آپ کی پوری زندگی اس شعر کی عملی تفسیر وتشریح بن کر رہ گئی تھی۔

کیا دل ہے کہ اک سانس بھی آرام نہ لے ہے
محفل سے جو نکلے ہے تو خلوت میں چلے ہے

اپنی زندگی کے آخری چند سالوں میں آپ ہندوستان سے ہجرت کر کے سعودی عرب کے مقدس شہر مدینہ منورہ چلے گئے تھے وہاں پہنچنے پر شاہ فیصل شہید (مرحوم) نے آپ کے عالمانہ ومحدثانہ مقام کے پیش نظر سعودی عرب کی نیشنلٹی اس تصریح کے ساتھ آپ کو دی کہ یہ علوم دینیہ کی ترویج واشاعت کے لئے ہے، اس طرح آپ باقاعدہ مہاجر مدنی بن کر تقریباً دس سال وہاں ٹھہرے رہے اور مسلمانوں کی رہنمائی اور ان کی مشکلات وپریشانیوں میں ان کی مدد اور ان کے لئے دعائیں فرماتے رہے، پورے سال عموماً اور موسم حج میں خصوصاً پوری دنیا کے ممالک سے آپ کے معتقدین وابستگان اور تلامذہ آتے اور اپنے مسائل ومشاکل یا اپنے دل

کے دکھڑے آپ کو سنا کر آپ سے دعا اور توجہات کے طالب ہوتے، ایسے مواقع پر آپ کی ذات مبارکہ اس شعر کی مصداق اور صحیح تصویر بن جاتی۔

ہر دم دعائیں کرنا، ہر لحظہ آہیں بھرنا
اُن کا بھی کام کرنا، اپنا بھی کام کرنا

یہاں تک کہ ۲ر شعبان ۱۴۰۲ھ/ ۲۵ر مئی ۱۹۸۲ء میں آپ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وہاں کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں آپ کی تدفین عمل میں آئی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مخلوق خدا کو آپ سے کس قدر سچی محبت وعقیدت ہے اور آپ کی علمی وروحانی خدمات اور دنیا بھر میں اس کے ذریعہ پھیلنے والے اثرات وثمرات کا انہیں کس قدر کھلے دل سے اعتراف ہے اس کا اندازہ اس حقیقت اور سچائی سے ہو سکتا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد سے آج تک راقم سطور کی تحقیق ومعلومات کے مطابق آپ کی زندگی اور آپ کے دینی، علمی کارناموں اور مذہبی واصلاحی خدمات پر بطور تجزیہ وجائزہ ایک سو دو (۱۰۲) کتابیں (بشمول مقالات) ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، امریکہ، انگلینڈ، ملیشیا، افریقہ، مصر، شام، سعودی عرب سے شائع ہو چکی ہیں۔

ان تمام کتابوں میں آپ کی عبقری شخصیت کی شناخت اور دینی حیثیت ومقام کی تہ در تہ پرت کو نہ صرف حسن وخوبصورتی کے ساتھ کھولا گیا ہے بلکہ آپ کی زندگی کے لیل ونہار اور آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو بڑی جامعیت وسلیقہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

اسی طرح متعدد اہل قلم واصحاب فضل کی جانب سے نیز متعدد کالجوں، یونیورسٹیوں اور ملک وبیرون ملک کے علمی جامعات سے آپ پر پی، ایچ، ڈی اور دیگر سرکاری سندات کے لئے اب تک چودہ (۱۴) مقالے لکھے جا چکے ہیں جن کی قدرے وضاحت اور مختصر تاریخ یہ ہے۔

(۱) مقالہ: جناب محمد ابراہیم صاحب بودلہ ایم اے پاکستان
جو امتحان ایم۔اے سالانہ ۱۹۸۷ء کے لئے ترتیب دیا گیا

(۲) مقالہ: جناب محمد فاروق صاحب پاکستان
جو سندھ یونیورسٹی پاکستان سے پی، ایچ، ڈی کے لئے مرتب کیا گیا

(۳) مقالہ: شیخ نوشاد عبدالعزیز مانچسٹر انگلینڈ............
جو جامعہ ازہر قاہرہ سے پی، ایچ، ڈی کے لئے لکھا گیا

(۴) مقالہ: مولانا محمود حسن حسنی ندوی لکھنؤ........
جو ندوۃ العلماء لکھنؤ سے سند فضیلت کے لئے ترتیب دیا گیا

(۵) مقالہ: مولانا رشید احمد اعظمی..........
جو لکھنؤ یونیورسٹی سے پی، ایچ، ڈی کے لئے ترتیب دیا گیا

(۶) مقالہ: پروفیسر محمد نواز چودھری پاکستان......
جو پنجاب یونیورسٹی سے پی، ایچ، ڈی کے لئے تیار کیا گیا

(۷) مقالہ: ڈاکٹر عبدالمالک ایم، اے، ایم، فل۔
جو یونیورسٹی آف مدراس سے پی، ایچ، ڈی کے لئے تیار کیا گیا

(۸) مقالہ: مولانا عابد مظاہری اعظمی..........
جو لکھنؤ یونیورسٹی سے پی، ایچ، ڈی کے لئے لکھا گیا

(۹) مقالہ: **المحدث الكبير العلامه محمد زكريا الكاندهلوى الهندى وجهوده في السنة النبويه ومنهجه في التاليف**
جو مولانا محمد اشرف علی ندوی در بھنگہ بہار نے جامعہ ازہر قاہرہ مصر سے پی، ایچ، ڈی کے لئے تیار کیا۔

(۱۰) مقالہ: بندہ محمد شاہد سہارنپوری
جو سیمینار اعظم گڈھ منعقدہ صفر ۱۴۲۵ھ/ مارچ ۲۰۰۴ء میں بعنوان حضرت شیخ کے بعض غیر مطبوعہ تالیفی نوادر و مخطوطات پڑھا گیا۔

(۱۱) مقالہ: بندہ محمد شاہد سہارنپوری
جو ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں حضرت شیخ پر ہونے والے سیمینار منعقدہ مرکز الفکر الاسلامی ڈھاکہ بنگلہ دیش میں زیر عنوان ''بنگلہ دیش میں شیخ الحدیث کے تلامذۂ حدیث اور آپ کی تصانیف کے تراجم کا ایک جائزہ پڑھا گیا۔

(۱۲) مقالہ: بندہ محمد شاہد سہارنپوری
جو فروری ۲۰۱۲ء/ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ میں اتحاد ملت کنونشن غالب اکیڈمی حضرت نظام الدین دہلی میں بعنوان حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی، سرزمین ہند میں پیدا ہونے والی ایک علمی وروحانی شخصیت پڑھا گیا۔

(۱۳) مقالہ: بندہ محمد شاہد سہارنپوری
جو جمادی الاولی ۱۴۳۳ھ/ اپریل ۲۰۱۲ء میں مدرسہ احسان القرآن لاہور میں بعنوان حضرت شیخ کی فقہی خدمات اور فقیہانہ مزاج پڑھا گیا

(۱۴) مقالہ: بندہ محمد شاہد سہارنپوری
جو آج ۲۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ/ ۱۵/ اپریل ۲۰۱۲ء میں بعنوان پاکستان میں حضرت شیخ کے تلامذۂ حدیث پڑھا جارہا ہے۔

ان اعداد و شمار کی روشنی میں یقیناً یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی حیات و خدمات کے مبارک موضوع پر آج تک اتنا کام ہو چکا کہ بلا مبالغہ ایک وسیع اور عمدہ لائبریری اس عنوان پر وجود میں آچکی ہے۔

اعداد و شمار سے دلچسپی رکھنے والے ماہرین کے لئے یہاں یہ لکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ان شائع شدہ ایک سو دو (۱۰۲) کتب و مقالات کی اگر صرف پہلی مرتبہ کی اشاعت کو ایک ایک ہزار کی تعداد میں طبع ہونا تسلیم کر لیا جائے تو حسابی روسے آپ کی ذات اور شخصیت پر آج تک شائع ہونے والی مجلدات کی کل تعداد ایک لاکھ دو ہزار (۱۰۲۰۰۰) ہو جاتی ہے۔

طباعت و اشاعت کی یہ اتنی بڑی تعداد یقیناً ایک ایسا زبردست ریکارڈ ہے جس کی کوئی دوسری نظیر نہیں ملتی۔

راقم سطور کی محدود اور ناقص معلومات کے مطابق تادم تحریر ذیل میں درج کیے گئے بارہ (۱۲) مجلات و ماہنامے حضرت شیخ کی حیات کو عنوان و موضوع بنا کر اپنے اپنے خاص نمبرات شائع کر چکے ہیں۔

نمبر شمار	نام ماہنامہ	مرتب	شائع شدہ
۱	ماہنامہ رضوان لکھنؤ	مولانا محمد حمزہ حسنی لکھنؤ	۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء
۲	پندرہ روزہ پیام سنت کانپور	مولانا مفتی منظور احمد قاضی شہر کانپور	۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء
۳	ہفت روزہ خدام الدین لاہور پاکستان	مولانا عبید اللہ انور لاہور	۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء
۴	ماہنامہ الفرقان لکھنؤ	مولانا خلیل الرحمٰن سجاد ندوی	۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء
۵	ماہنامہ البیان پشاور پاکستان	مولانا محمد اشرف سلیمانی پشاور	۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء
۶	ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی پاکستان	مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی	۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء
۷	ماہنامہ سلوک و احسان کراچی	مولانا محمد یحییٰ مدنی کراچی	۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء
۸	ماہنامہ یادگار شیخ سہارنپور	سید محمد شاہد سہارنپوری	۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء
۹	ماہنامہ علمی صدا دہلی	جناب محمد عارف عثمانی سہارنپور	۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

۱۰	ماہنامہ زکریا اسلام آباد پاکستان	مولانا محمد عزیز الرحمٰن پاکستان	۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء
۱۱	ماہنامہ فکرِ ایمان لاہور پاکستان	مولانا مفتی مختار الدین شاہ کربوغہ شریف (کوہاٹ) پاکستان	۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء
۱۲	سہ ماہی حسن تدبیر دہلی	مولانا اعجاز الرحمٰن عرفی دہلی	۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء

یہ تمام خصوصی نمبرات اپنے حسن ظاہری کے ساتھ ساتھ حسن باطنی ومعنوی سے بھی مزین ہیں، حق تعالیٰ شانہ ان کے ذریعہ ایک مرد باصفا ایک شیخ وقت اور ایک مربی زمانہ کے علمی وروحانی فیوض سے مستفیض ہونے کی اہل توفیق کو توفیق عطا فرمائے، آمین۔ یارب العالمین۔

حضرت شیخ پر تین سیمنار

(۱) آپ کی شخصیت فاضلہ پر پہلا دوروزہ بین الاقوامی سیمنار جامعہ اسلامیہ مظفر پور اعظم گڈھ یوپی میں بتاریخ ۲/۳/صفر ۱۴۲۵ھ/۲۴/۲۵/مارچ ۲۰۰۴ء حضرت مولانا تقی الدین ندوی مظاہری تلمیذ خاص حضرت شیخ کی حسن سعی سے منعقد ہوا، اس سیمنار میں کم وبیش پچاس علمی اور تحقیقی مقالے پڑھے گئے جو بعد میں مستقل مجموعے کی شکل میں ''ذکرِ زکریا'' کے نام سے ساڑھے پانچسو صفحات پر شائع ہوئے، اس سیمنار میں راقم سطور کا مقالہ ''حضرت شیخ کے بعض غیر مطبوعہ تالیفی نوادر ومخطوطات'' کے نام سے پڑھا گیا تھا۔

(۲) دوسرا سیمنار مفتی اعظم بنگلہ دیش مولانا مفتی عبد الرحمٰن صاحب زید مجدہٗ رئیس وموسس مرکز الفکر الاسلامی بشوندھرا ڈھاکہ بنگلہ دیش کی زیر قیادت جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ/مئی ۲۰۰۸ء میں منعقد ہو چکا، اس سیمنار میں پورے ملک بنگلہ دیش سے نہ صرف علماء اور مشائخ تشریف لائے بلکہ حضرت شیخ کے معمر تلامذہ نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔

اسی موقعہ پر احقر نے اپنا مقالہ بعنوان بنگلہ دیش میں شیخ الحدیث کے تلامذۂ حدیث پڑھا تھا، یہ مقالہ نیز اس کا بنگلہ ایڈیشن فقیہ الملت فاؤنڈیشن ڈھاکہ بنگلہ دیش کی جانب سے بڑی تعداد میں شائع ہو کر شرکاء سیمینار کو تقسیم کیا گیا تھا۔

(۳) تیسرا سیمینار آج کی تاریخ میں اسلام آباد پاکستان میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب خلیفہ ومجاز حضرت شیخ کی زیر قیادت منعقد ہو رہا ہے، جس میں راقم سطور کا یہ مقالہ زیر عنوان "مملکت اسلامیہ پاکستان میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے تلامذۂ حدیث" پڑھا جا رہا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ اس کو مبارک فرمائے اور خیر و برکت کا ذریعہ فرما کر حضرتؒ کے علوم و معارف نیز عقائد صحیحہ وحقہ کے پھیلنے کا سبب بنائے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز

⌘⌘⌘ ⌘⌘⌘
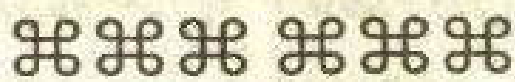
آنے والے صفحات میں آپ کے تلامذہ کے اسماء مع ولدیت و وطنیت اور ان تلامذہ کے بخاری شریف پڑھنے کا سنہ اور زمانہ متعین طور پر لکھا جا رہا ہے۔

جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کی قدیم روداد وں اور حضرت شیخ کے محفوظ و موجود رجسٹر حاضری طلبہ از ۱۳۴۵ھ تا ۱۳۸۸ھ سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اس ایک ملک یعنی پاکستان میں حضرت کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے والے اور آپ سے حدیث شریف پڑھنے والے اصحاب کی مجموعی تعداد دو سو آٹھ (۲۰۸) ہے۔

چونکہ حضرت شیخ کے یہاں اولیں مرتبہ بخاری شریف کا درس ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء میں ہوا ہے، اس لئے اسی سنہ سے آپ کے تلامذہ کے اسماء یہاں پیش کئے جاتے ہیں

(۱) فارغین ماہ شعبان ۱۳۴۵ھ/ مارچ ۱۹۲۷ء

نام	ولدیت	وطن
مولانا حافظ عبدالحنان	مولانا عبیداللہ	کاملپوری

موصوف نے صحاح ستہ کے ساتھ بیضاوی، مدارک تیسیر القاری، شاطبی حمداللہ اور حسامی بھی پڑھی اور دورۂ حدیث شریف میں درجہ دوم کی کامیابی حاصل کر کے دوسو اٹھاسی (۲۸۸) نمبرات پائے۔

نام	ولدیت	وطن
مولانا غلام محمد	....	دریاخانی
مولانا غلام ربانی	غلام نبی	کاملپوری
مولانا محمد عرفان	محمد جی	ہزاروی
مولانا غلام احمد	میر عالم جی	ہزاروی

(۲) فارغین ماہ شعبان ۱۳۴۶ھ/ فروری ۱۹۲۸ء

نام	ولدیت	وطن
مولانا محمد روف	مولانا عبداللطیف	ہزاروی

(۳) فارغین ماہ شعبان ۱۳۴۷ھ/ فروری ۱۹۲۹ء

نام	ولدیت	وطن
مولانا حبیب الرحمٰن	سلطان محمد	کاملپوری
مولانا محمد قاسم	عبدالرحمٰن	کاملپوری
مولانا عبدالرحمٰن	نورالصمد	بھاولپوری
مولانا فضل الرحمٰن	عبدالقدیر	کاملپوری
مولانا عبدالغفور	عبدالجلیل	ہزاروی
مولانا عبدالمتین	محمد ولی	پشاوری
مولانا غلام سرور	عبدالرحمٰن	پشاوری

(۳) فارغین ماہ شعبان ۱۳۴۸ھ/ جنوری ۱۹۳۰ء

- مولانا محمد اسماعیل　　محمد ابراہیم　　ساکن کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

نمبر اول کل کتب و نمبر اول ودورہ حدیث شریف ہوئے

موصوف نے مجموعی طور پر دوسو چھتیس (۲۳۶) نمبرات حاصل کیے اس طرح

- مولانا کریم عبداللہ　　محمد رستم　　ہزاروی
- مولانا عبدالمجید　　عبدالغنی　　ہزاروی
- مولانا عبدالحیی　　محمد حنیف　　پشاوری

(۴) فارغین ماہ شعبان ۱۳۴۹ھ/ جنوری ۱۹۳۱ء

- مولانا عبدالمؤمن　　محمد اسحاق　　ہزاروی

(۵) فارغین ماہ شعبان ۱۳۵۰ھ/ جنوری ۱۹۳۲ء

- مولانا خان زمان　　محمد خاں　　پشاوری
- مولانا فقیر اللہ　　اللہ دیا　　بہاولپوری
- مولانا عبدالوہاب　　محمد عثمان　　بنوں

موصوف نے سال گذشتہ درجہ فنون میں داخلہ لے کر مدارک، امور عامہ، میر زاہد، میبذی، تفسیر اتقان، کشاف، بیضاوی، شرح عقائد، میر زاہد، ملا جلال پڑھی ہیں۔

مولانا حاجی سمیع الحق　　محمد مستقیم　　پشاوری

مولانا غلام احمد　　گل احمد　　ہزاروی

(٦) فارغین ماہ شعبان ١٣٥١ھ / دسمبر ١٩٣٢ء

مولانا نور محمد	مولوی امیر احمد	کاملپور
مولانا علی محمد	عبداللہ	بھاولپوری

(٧) فارغین ماہ شعبان ١٣٥٢ھ / دسمبر ١٩٣٣ء

مولانا محمد یعقوب	....	سرگودھوی
مولانا حق نواز	....	مظفر گڈھی
مولانا غلام حبیب	....	کاملپوری
مولانا غلام احمد	کمال الدین	بھاولپوری

فراغت کے بعد مزید آپ نے ایک سال کے لئے داخلہ لے کر کتب فنون بھی پڑھیں۔

مولانا ولی محمد	....	منٹگمری
مولانا عبداللہ	عبدالکریم	سندھی
مولانا عبدالعزیز	....	منٹگمری

(٨) فارغین ماہ شعبان ١٣٥٣ھ / دسمبر ١٩٣٤ء

مولانا محمد حسن	مولانا عبدالرحمٰن	کاملپوری

آپ پوری جماعت دورہ حدیث شریف میں دوسرے نمبر پر کامیاب ہوئے۔

مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ	سید مہربان شاہ	ہزاروی
مولانا سید الشاہدین	تاج العارفین	پشاوری

موصوف نے ١٣٥٤ھ میں درجہ فنون کی اعلیٰ کتابیں بھی جامعہ مظاہر علوم میں پڑھی ہیں۔

- مولانا جلال الدین — شرف الدین — بھاولپوری
- مولانا محمد ادریس — عبداللہ — ہزاروی
- مولانا عبدالرحمٰن — مولانا غلام یٰسین — ڈیرہ اسماعیل خان
- مولانا حبیب — غلام احمد — پشاوری

(۹) فارغین ماہ شعبان ۱۳۵۴ھ/نومبر ۱۹۳۵ء

- مولانا علی احمد — جمال الدین — بھاولپوری

آپ درجہ دورہ حدیث شریف میں اول نمبر سے کامیاب رہے

موصوف نے سال گذشتہ درجہ فنون کی اعلیٰ کتب جیسے مسلم الثبوت، حمداللہ، صدرا، میرزاہد، شمس بازغہ، سبع شداد، شرح چغمینی، خلاصۃ الحساب، اقلیدس، تصریح، توضیح، سراجی، ترجمۃ القرآن پڑھ کر کل طلبائے جامعہ میں ایک سو ستانوے (۱۹۷) نمبرات حاصل کرکے کامیابی حاصل کی، جس پر آپ کو متعدد انعامی کتب کے ساتھ مبلغ/ پانچ روپے بھی بطور انعام دیئے گئے۔

- مولانا احمد الدین — کریم بخش — لاہوری
- مولانا سراج الدین — قاضی گل حسین — ملتان
- مولانا عبدالشکور — غلام رسول — پشاوری
- مولانا سید محمد رحیم — عبدالمجید — بنوں

دورۂ حدیث شریف سے ایک سال قبل آپ نے جامعہ میں کتب فنون بھی پڑھی ہیں، بعد ازاں ۱۳۵۵ھ میں مزید ایک سال کے لئے داخلہ لے کر یہ کتابیں بھی پڑھیں، حمداللہ، اقلیدس، تصریح، رسم المفتی، توضیح، تلویح، صدرا، شمس بازغہ، شرح چغمینی، شمائل ترمذی، مسلم الثبوت، خلاصۃ الحساب، سبع شداد۔

نیز امسال آپ کل طلباء میں نمبر اول سے کامیاب ہوئے۔

مولانا عبدالستار	مولانا عبدالکریم	پشاوری
مولانا محمد یونس	محمد الیاس	پشاوری

ایک سال بعد آپ نے دوبارہ داخلہ لے کر مختلف علوم وفنون پر مشتمل پندرہ (۱۵) کتابیں مزید پڑھیں۔

مولانا عمران شاہ	میر گل شاہ	ہزاروی

(۱۰) فارغین ماہ شعبان ۱۳۵۵ھ/نومبر ۱۹۳۶ء

مولانا منظور احمد	مولانا قطب الدین	بھاولپوری

موصوف دورۂ حدیث شریف کے امتحان سالانہ میں نمبر دوم پر رہے۔

مولانا محمد ہادی	عبدالخالق	ہزاروی

موصوف ایک سال قبل ۱۳۵۴ھ میں کتب فنون بھی مظاہر علوم میں پڑھ چکے تھے۔

مولانا محمد عمر	عبدالروف	پشاوری

موصوف نے صحاح ستہ کی تکمیل کے بعد مزید دو سال (۱۳۵۶ھ/۱۳۵۷ھ میں) درجہ فنون میں داخلہ لے کر مختلف علوم وفنون کی سولہ (۱۶) کتابیں پڑھیں۔

مولانا محمد میاں	حجاب گل	سرحدی
مولانا اللہ بخش	خان محمد	ڈیرہ غازی خاں
مولانا فضل الرحیم	عبدالرحیم	پشاوری
مولانا ولی الرحمٰن	عبیداللہ	پشاوری
مولانا میر محمد	میر غزن	پشاوری

ایک سال بعد آپ نے جامعہ میں کتب فنون پڑھیں، مزید ۱۳۵۷ھ میں موصوف نے جامعہ میں تیسری مرتبہ داخلہ لے کر مختلف علوم وفنون کی آٹھ کتابیں بھی پڑھیں۔

مولانا حافظ نور محمد	دوست محمد	میانوالی

(۱۱) فارغین ماہ شعبان ۱۳۵۶ھ/ اکتوبر ۱۹۳۷ء

مولانا عبدالقدوس	عبدالخالق	ہزاروی
مولانا عبدالحق	حسن الدین	پشاوری
مولانا عبدالحق	سید محمود	ہزاروی
مولانا فقیر محمد	سلطان محمد	پشاوری
مولانا عبدالحق	امام الدین	ڈیرہ اسماعیل خاں
مولانا فضل الرحمٰن	عبدالرحمٰن	پشاوری
مولانا عمرالدین	شاہ ولی	راولپنڈی
مولانا عبدالحنان	عبدالمنان	ہزاروی
مولانا میاں محمد	پسر محمود	کاملپوری
مولانا فضل قدیم	محمد عمر	پشاوری
مولانا عبدالقادر	محمد حیات	بھاولپوری
مولانا علی احمد	محمد سلیمان	بھاولپوری
مولانا غلام حبیب	محمد میاں	کاملپوری
(یہ امتحان سالانہ سے قبل وطن چلے گئے تھے)		
مولانا محمد الطاف	شاہ محمد	پشاوری
(یہ امتحان سالانہ سے قبل وطن چلے گئے تھے)		
مولانا فضل رحیم	عبدالرحیم	پشاوری
(یہ امتحان سالانہ سے قبل وطن چلے گئے تھے)		

(۱۲) فارغین ماہ شعبان ۱۳۵۷ھ/ اکتوبر ۱۹۳۸ء

مولانا مصنف شاہ	سبحان شاہ	پشاوری

موصوف نے ۱۳۵۸ھ میں مختلف علوم وفنون کی تیرہ (۱۳) کتابیں بھی پڑھیں ہیں

مولانا خواجہ میر خاں	نادر خاں	بنوں

موصوف نے ایک سال بعد ۱۳۵۸ھ میں مختلف علوم وفنون کی بارہ کتابیں مزید پڑھی ہیں۔

مولانا شیخ شبیر احمد	(نومسلم)	بھاولپوری

موصوف نے ۱۳۵۸ھ میں دوسری مرتبہ داخلہ لے کر ترمذی، طحاوی، شمائل ترمذی وغیرہ پانچ کتابیں پڑھیں، مزید ۱۳۵۹ھ میں ایک بار پھر داخلہ لے کر نو (۹) کتابیں اقلیدس، تصریح، سراجی وغیرہ پڑھیں۔

مولانا حمید اللہ خاں	شاہنواز خاں	بنوں
مولانا گل پایاں شاہ	ملنگ شاہ	بنوں
مولانا عبدالوہاب	پائندہ خاں	پشاوری

موصوف نے دوسری مرتبہ ۱۳۵۸ھ میں بھی داخلہ لے کر صحاح ستہ پڑھی ہے۔

(۱۳) فارغین ماہ شعبان ۱۳۵۸ھ/ ستمبر ۱۹۳۹ء

مولانا احمد خاں	شیر خاں	میانوالی
مولانا عبیداللہ	حبیب اللہ	بنوں
مولانا عطاء اللہ	احمد دین	ڈیرہ غازی خاں
مولانا عبداللہ	مولانا شیر محمد	میانوالی
مولانا جہاں زیب	میاں حضرت جی	پشاوری

موصوف اپنی فراغت سے ایک سال قبل ۱۳۵۷ھ میں مختلف علوم وفنون جیسے منطق، فلسفہ، ہیئت، حساب وہندسہ میں نو (۹) کتابیں مظاہر علوم میں مزید پڑھ چکے تھے۔

مولانا غلام یحیٰی	مولانا شیر محمد	میانوالی
مولانا محمد یونس	مولانا محمد الیاس	پشاوری

(۱۴) فارغین ماہ شعبان ۱۳۵۹ھ/ستمبر ۱۹۴۰ء

مولانا خان محمد	عبد الرحمٰن	بھاول نگری

موصوف نے ایک سال بعد مختلف علوم وفنون کی گیارہ کتابیں بھی پڑھیں ہیں

مولانا حافظ عبد المنان	عبد الغنی	گجرانوالہ
مولانا زکی الدین	میر جان شاہ	پشاوری
مولانا عبد القدیم	غلام رسول	کاملپوری
مولانا رفیق احمد	نیاز احمد	صوبہ سرحد

(۱۵) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ/ستمبر ۱۹۴۱ء

مولانا عبد الجلیل	محمد خلیل	شاہ پوری
مولانا حمد اللہ	عصمت اللہ	پشاوری
مولانا ظہیر الدین	داد گل	سرحدی
مولانا محمد حنیف	احمد دین	بھاول نگری
مولانا عبد الغفار	شیر علی	بنوں
مولانا نذیر احمد	محمد علی	سیالکوٹی

موصوف دورۂ حدیث شریف میں تمام طلبہ میں اول نمبرات سے کامیاب رہے

مولانا عبدالودود	غلام علی	مردانی
مولانا میاں احمد	صالح محمد	میانوالی
مولانا ولی محمد	غلام سرور	پشاوری
مولانا عبداللطیف	مولوی عبدالمالک	ہزاروی
مولانا محمد اسحاق	عبدالستار	بہاول نگری
مولانا غلام محمد	بگو	لائل پوری
مولانا عزیز الحق	مولانا یوسف	مردانی
مولانا ولی محمد	بن محمد اللہ	پشاوری

(۱۶) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ/ستمبر ۱۹۴۲ء

مولانا عبدالرحمٰن	خیر محمد	ملتانی

موصوف کل طلبائے حدیث شریف میں درجہ دوم سے کامیاب ہوئے تھے

مولانا محمد سعید	محمد حسن گل	سواتی
مولانا محمد صادق	سراج الدین	بنوں
مولانا احمد دین	نتھو	بھاول نگری
مولانا عبدالہادی	مولوی صاحب	کاملپوری
مولانا غلام محمد	محمد حیات	جھنگوی
مولانا محمد اسماعیل	مولوی جان محمد	شیخوپوری
مولانا حافظ فتح محمد (نابینا)	رحمت اللہ	لائل پوری
مولانا فضل الرحمن	عبدمناف	پشاوری
مولانا خلیل احمد	نورالحسین	بھاول نگری
مولانا محمد یونس	برکت علی	ملتانی

❁ مولانا زین العابدین	شمشیر علی	بنوں
❁ مولانا عزیز الرحمٰن	محمد حسین	ہزاروی

(۱۷) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۲ھ/ستمبر ۱۹۴۳ء

❁ مولانا حافظ محمد اقبال	حافظ صالح محمد	میانوالی

موصوف نے درجہ اول دورہ حدیث شریف میں کامیابی حاصل کی

❁ مولانا عبد اللہ	فردوس	سواتی
❁ مولانا فضل ربی	عبد الغفار	پشاوری
❁ مولانا علی محمد	غلام حسین	میانوالی

(بانی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم میانوالی پاکستان)

❁ مولانا عبد الجلیل	عبد الحنان	کاملپوری

(استاذ جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی پاکستان)

❁ مولانا عبد القہار	عنبر علی	سواتی
❁ مولانا غلام احمد	غلام نور	مردانی
❁ مولانا امیر چمن	فیض اللہ	سواتی
❁ مولانا ظہور احمد	سردار علی	بھاول نگری
❁ مولانا محمد یوسف (نابینا)	محمد ابراہیم	بھاول نگری
❁ مولانا علیم الدین	شیر داد خاں	سرحدی
❁ مولانا رحیم بخش	محمد عالم	بھاول پوری
❁ مولانا نور الرحمٰن	فضل الرحمٰن	پشاوری
❁ مولانا گلشیر احمد	بن راجا	جہلمی

(۱۸) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۳ھ / اگست ۱۹۴۴ء

نام	ولدیت	علاقہ
مولانا عبدالعزیز	محمد رمضان	میانوالی
مولانا سید جلال شاہ	عبدالحکیم	خوستی
مولانا محمود	عبدالعزیز	مردانی
مولانا نیاز احمد	فتح محمد	بھاول نگری
مولانا محی الدین	میاں گل	مردانی
مولانا نصیر احمد	غلام محمد	راولپنڈی
مولانا عبدالودود	عبدالغنی	سواتی
مولانا عبدالکافی	محمد صدیق	مردانی
مولانا عبدالرشید	عبدالباسط	وزیرآبادی
مولانا شیر حمید	گل حمید	پشاوری
مولانا دلدار احمد	محمد شبیر	راولپنڈی
مولانا محمد امین	مولوی قطب الدین	بھاول نگری
مولانا فضل خالق	عبدالخالق	سواتی
مولانا سید محمود شاہ	سید علی احمد شاہ	دیپالپوری
مولانا محمد گل	عبداللہ	بنوں
مولانا عتیق اللہ	مرحوم ملا	سواتی
مولانا محمد گل	عالم خاں	بنوں

(۱۹) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۴ھ / جولائی ۱۹۴۵ء

نام	ولدیت	علاقہ
مولانا محمد یوسف	عبداللہ	مردانی
مولانا عبدالواسع	صحبت خاں	پشاوری

مولانا غلام یزدانی	مولوی محمد مسعود	کاملپوری
مولانا فتح محمد	فقیر محمد	بنوں
مولانا ظاہر	محمد	ہزاروی
مولانا اسرائیل	ہبت اللہ	ہزاروی
مولانا نصر اللہ	رحمت اللہ	مردانی
مولانا ہدایت اللہ	احمد علی	منٹگمری
مولانا محمد صادق	محمد یقین خاں	کوہاٹی
محمد اصغر	نور پیر	بہاول نگری

(۲۰) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۵ھ/ جولائی ۱۹۴۶ء

مولانا محمد یوسف	خالو خاں	پشاوری
مولانا دوست محمد	مولوی یار محمد	مردانی
مولانا محمد زماں	مسعود آفریدی	ہزاروی
مولانا حمد اللہ قریشی	مولانا عبدالحکیم	مردانی

موصوف مرکزی جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے رکن اور قاضی شہر مردان ہیں۔

مولانا محمد علی	عنایت اللہ	سواتی
مولانا عبدالعزیز	عبدالحلیم	مردانی
مولانا سلامت اللہ	غلام نور	پشاوری
مولانا محمد زماں	خیر گل	ہزاروی
مولانا عبدالمالک	حمید اللہ	ہزاروی
مولانا عبداللہ	عبدالحنان	مردانی
مولانا محمد ابراہیم	مولوی محمود الحسن	بہاول پوری

مولانا غلام ربانی	عبدالغنی	ہزاروی
مولانا گلزار	عبدالمجید	سرگودھوی
مولانا غلام محمد	اللہ دین	سرگودھوی
مولانا عبدالکریم	حافظ فتح محمد	سرگودھوی
مولانا غلام محمد	احمد یار	سرگودھوی
مولانا عبدالحکیم (سرمد)	احمد	میانوالی
مولانا نور خاں	یار خان	کاملپوری

(۲۱) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۶ھ/ جولائی ۱۹۴۷ء

مولانا عبدالحفیظ	....	مردانی
مولانا یار محمد	عبدالقادر	سواتی
مولانا محمد حیات	سعید جبار	مردانی
مولانا سلطان محمود	محمد سعید	مردانی
مولانا مرزا خاں	غلام محمد	میانوالی
مولانا عبدالستار	محمد اکبر	میانوالی
مولانا نجیب احمد	نور احمد	بنوں

آپ نے نمبر اول دورہ حدیث شریف سے کامیابی حاصل کی۔

مولانا حافظ محمد اقبال	فقیر اللہ	بھاول نگری
مولانا جمال شاہ	صاحب نور	بنوں
مولانا محمد سلیمان	فیض طالب	کاملپوری

(۲۲) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۷ھ/ جون ۱۹۴۸ء

مولانا عطاء محمد	عبدالرحمٰن	لاہوری

❁ مولانا عبدالودود	....	مردانی
❁ مولانا عبدالقدوس	عتیق اللہ	پشاوری

(۲۳) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۸ھ / جون ۱۹۴۹ء

❁ مولانا زین العابدین	عبدالخالق	مردانی
❁ مولانا عبدالواحد	میرداد	مردانی
❁ مولانا فضل مالک	حاجی عبداللہ	مردانی
❁ مولانا سید عبدالغفور	سید انور	سواتی

(۲۴) فارغین ماہ شعبان ۱۳۶۹ھ / جون ۱۹۵۰ء

❁ مولانا محمد اسلام	محی الدین	سواتی
❁ مولانا فضل شاہ	جنت شاہ	خوستی
❁ مولانا خیر الرحمٰن	عبدالمنان	مردانی
❁ مولانا عبدالغنی	....	سواتی
❁ مولانا خیر الرحمٰن	عبدالحنان	سرحدی

(۲۵) فارغین ماہ شعبان ۱۳۷۰ھ / مئی ۱۹۵۱ء

❁ مولانا خطاب	خانی ملاّ	ہزاروی

(۲۶) فارغین ماہ شعبان ۱۳۷۱ھ / مئی ۱۹۵۲ء

❁ مولانا زیارت گل	قدرت علی	سواتی
❁ مولانا ظریف احمد	فتح خان	مردانی
❁ مولانا فضل احمد	محمد حسن	ہزاروی
❁ مولانا حیات میر	نور محمد	مردانی
❁ مولانا معین الدین	مولوی ضرغام الدین	مردانی

(۲۷) فارغین ماہ شعبان ۱۳۷۲ھ/ مئی ۱۹۵۳ء

- مولانا عبدالرزاق حبیب الرحمٰن مردانی
- مولانا محمد یونس میر عالم پشاوری
- مولانا محمد یحیٰ مولانا عبدالرحمٰن بھاول نگری

موصوف حضرت مولانا اللہ بخش بھاول نگری کے حفید (پوتے) ہیں۔

نوٹ: ماہ شعبان ۱۳۷۳ھ/ مئی ۱۹۵۴ء/ شعبان ۱۳۷۴ھ/ اپریل ۱۹۵۵ء میں کسی پاکستانی کی فراغت مظاہر علوم سے نہیں ہے۔

(۲۸) فارغین ماہ شعبان ۱۳۷۵ھ/ اپریل ۱۹۵۶ء

- مولانا محمد شیرین مولوی عبدالجلیل سواتی
- مولانا حافظ فضل حلیم خان محمد مردانی

نوٹ: ماہ شعبان ۱۳۷۶ھ/ مارچ ۱۹۵۷ء اور ۱۳۷۷ھ/ مارچ ۱۹۵۸ء نیز ۱۳۷۸ھ/ فروری ۱۹۵۹ء میں کسی پاکستانی کی فراغت مظاہر علوم سے نہیں ہے

(۲۹) فارغین ماہ شعبان ۱۳۷۹ھ/ فروری ۱۹۶۰ء

- مولانا محمد احسان الحق حاجی بشیر احمد لاہوری

موصوف تمام درجہ دورۂ حدیث شریف میں اول نمبرات سے کامیاب ہوئے جس میں آپ کو مجموعی طور پر دو سو نمبرات ملے۔

بندہ محمد شاہد غفرلہ سہارنپوری

امین عام

جامعہ مظاہر علوم سہارنپور یوپی۔ ہند

۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ/ ۲۹/ مارچ ۲۰۱۲ء

☆☆☆☆☆☆
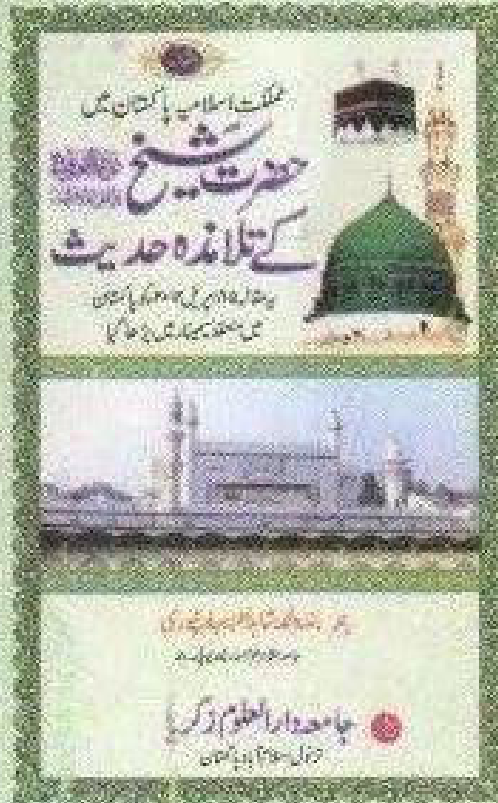
مملکت اسلامیہ پاکستان میں
حضرت شیخ
کے تلامذہ حدیث
جامعہ دارالعلوم زکریا
مکتبۃ الحرمین
دکان نمبر ۲۳، الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
۰۳۳۱_۴۳۹۹۳۱۳=۰۳۲۱_۴۳۹۹۳۱۳